رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵ ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ
سالانہ ......
ششماہی ......
سہ ماہی ......
ماہانہ ......
بیرون ہند ......

ترسیل زر بنام منیجر الفضل ہو

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۲۶۹	مطابق ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے صاحبزادہ رفیق احمد سلمہ اللہ تعالےٰ چند دنوں سے بعارضہ اسہال و بخار بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو مرض بواسیر سے چند روز سے بہت تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں:۔

۱۸ مئی عصر کے بعد رستہ تیار کرنے کے لئے گڑھا بھرنے کا کام شام تک بہت سے اصحاب نے کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی اور اپنے ہاتھ سے کام کیا۔

ڈاکٹر محمد اشرف صاحب لڈ ضلع جہلم کے والد عصمت اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے ۱۷ مئی کو فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی نعش بذریعہ ٹرین ۱۸ مئی کو قادیان لائی گئی ظہر کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام ہر زمانہ میں زندہ مصلحین سے زندگی پاتا ہے

"ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا صاف طور پر بتلا رہا ہے۔ کہ مُردوں سے استمداد خدا تعالےٰ کے منشاء کے موافق نہیں۔ اگر مُردوں سے مدد کی ضرورت ہوتی۔ تو پھر زندوں کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہزاروں ہزار جو اولیاء اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب تھا۔ مجددین کا سلسلہ کیوں جاری کیا جاتا۔ اگر اسلام مُردوں کے حوالے کیا جاتا۔ تو یقیناً سمجھو۔ کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا۔ یہودیوں کا مذہب مُردوں کے والے کیا گیا۔ نتیجہ کیا ہوا۔ عیسائیوں نے مُردہ پرستی سے بتلاؤ۔ کیا پایا۔ مُردوں کو پوجتے پوجتے خود مُردہ ہوگئے۔ نہ مذہب میں زندگی کی روح رہی۔ نہ ماننے والوں میں زندگی کے آثار باقی رہے۔ اوّل سے لے کر آخر تک مُردوں ہی کا مجمع ہوگیا:۔

اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اسلام کا خدا حی و قیوم خدا ہے۔ پھر وہ مُردوں سے پیار کیوں کرنے لگا۔ وہ حی و قیوم خدا تو بار بار مُردوں کو جلاتا ہے یحی الارض بعد موتھا۔ تو کیا مُردوں کے ساتھ تعلق پیدا کرا کر جلاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اسلام کی حفاظت کا ذمہ اُسی حی و قیوم خدا نے انا لہ لحافظون کہکر اٹھایا ہوا ہے۔ پس ہر زمانہ میں یہ دین زندوں سے زندگی پاتا ہے اور مُردوں کو جلاتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اس میں قدم قدم پر زندے آتے ہیں!"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

تحریک جدید کے متعلق "الفضل" کا خطبہ نمبر

۵ مئی ۱۹۳۶ء کا خطبہ جمعہ چندہ تحریک جدید کے جلد تر ادا کرنے کے متعلق ہے۔ اگلے پرچہ میں یہ خطبہ شائع ہوگا۔ جو وعدہ کرنے والے دوستوں کی خدمت میں خصوصیت سے پیش کیا جائے گا۔ تا انہوں نے سلسلہ کی مالی خدمت سرانجام دینے کے متعلق جو وعدہ اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہے۔ اسے پورا کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ زمیندار جماعتوں کے علاوہ بڑی بڑی شہری جماعتوں کو جنہوں نے وعدوں میں سے ابھی تک بہت کم رقم ادا کی ہے۔ خاص طور پر متوجہ ہونا ضروری ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخلہ

انٹرنس کے امتحان کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ ذی استطاعت احباب اپنے بچوں کو مختلف کالجوں میں داخل کرائیں گے۔ چونکہ لاہور میں نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت ایک ہوسٹل جاری ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ تحریک کی جاتی ہے۔ کہ جو احباب اپنے بچوں کو لاہور کے کسی کالج میں بھیجیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ بچے کی رہائش کا انتظام احمدیہ ہوسٹل لاہور میں کریں۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں علاوہ بچوں کی تعلیمی نگرانی کے ان کی دینی اور اخلاقی تربیت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ نمازیں باقاعدہ پڑھائی جاتی ہیں۔ اور مرکزی تحریکات میں شامل ہونے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اور عملاً بھی طلباء ان تحریکات میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ ہوسٹل کوٹھی ۱۶ ایمپرس روڈ لاہور پر واقع ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ مئی سے ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	پتہ
	دستی بیعت	
۱	نواب الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۲	غلام قادر صاحب	"
۳	نادر شاہ صاحب	ضلع ہزارہ
	تحریری بیعت	
۴	زینب بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵	فیروز دین صاحب	
۶	ملک عبد اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
۷	ملک محمد انور صاحب	"
۸	ملک غلام رسول صاحب	
۹	اہلیہ صاحبہ محمد یعقوب خان صاحب	ریاست کشمیر
۱۰	لطیفن صاحبہ	ضلع انبالہ
۱۱	محمد صدیق صاحب	ضلع گورداسپور
۱۲	تاج بی بی صاحبہ	
۱۳	خیر الدین صاحب	ضلع منٹگمری
۱۴	عزیز الرحمن صاحب	ضلع پشاور
۱۵	اللہ رکھی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۶	بشیر النساء بیگم صاحبہ	ضلع پوری۔ اڑیسہ
۱۷	جمیل احمد صاحب	ریاست مالیرکوٹلہ
۱۸	خان محمد صاحب	ریاست گائیکواڑ
۱۹	مرزا نصر اللہ خان صاحب	"
۲۰	چنبیلی النساء صاحبہ	ضلع ہزارہ
۲۱	غلام رسول صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۲	غلام رسول صاحب	ضلع گورداسپور
۲۳	کے۔ پی۔ حیدر علی صاحب	ٹراونکور
۲۴	فاطمہ بنت محمد صاحب	پینگاڈی
۲۵	چودھری نعمت علی خان صاحب	ضلع جالندھر
۲۶	نعمت اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۷	غلام محمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۲۸	عبد الرحمان خان صاحب نور	مالیرکوٹلہ

(۶) میرے بھائی محمد خان زمان صاحب کی کامل صحت یابی اور بی۔ کام سیکنڈ ایر کلاس کے امتحان میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار دوست محمد خان رہتک (۷)

میری اہلیہ کو تقریباً ایک ماہ سے پیچش کی شکایت ہے۔ اب مرض بڑھ گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام قادر شرق، بنگلور۔ (۸) بندہ ایک پرانی بیماری کا علاج کرانے کے لئے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ صاحبان دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام قادر بسرا و لاہور

حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی علاقہ سندھ میں

حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی چند دنوں کے لئے چک نمبر ۲۴ ڈاک خانہ مراد بھائی ضلع نواب شاہ سندھ میں مقیم ہیں۔ اس علاقہ کے احمدی اصحاب کو چاہیئے کہ تبلیغ احمدیت کے متعلق حافظ صاحب موصوف سے فائدہ اٹھائیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد حاجی احمد جی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ آجکل بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار رحمت اللہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ (۲) میرے والد خواجہ محمد سعید صاحب بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد شفیع حویلی وال ضلع جہلم۔ (۳) صفدر خان صاحب پٹواری مردان ایک عرصے سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد الطاف مردان (۴) خاکسار امسال منشی فاضل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الرحمن دواکھری ضلع لائل پور (۵) میری بھانجی احمدی بیگم سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عزیز الدین خان غازی آباد

لاہور کے خریداران "الفضل" کو اطلاع

سب آفس "الفضل" لاہور کا تمام انتظام مکمل طور پر دی مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو ۱۷ فلیمنگ روڈ لاہور کے سپرد کر دیا گیا ہے اس لئے قارئین الفضل لاہور کو اپنی تمام اطلاعات فرم مذکور کے کارکنان کو دینی چاہئیں۔ چونکہ الفضل کے لاہور سے متعلقہ تمام امور بوساطت فرم مذکور طے ہوں گے۔ اس لئے آئندہ پرچہ کی قیمت اور بقایا رقوم وغیرہ فرم مذکور کو ادا کی جائیں۔ عدم ادائیگی قیمت کی صورت میں فرم مذکور کو اجازت ہے۔ کہ وہ پرچہ جاری رکھے یا بند کر دے۔ احباب کو جن کی طرف بقایا ہے۔ بہت جلد ادا کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے نام باقاعدہ پرچہ جاری رہے۔ اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی سلسلہ احمدیہ کے آرگن کے مطالعہ سے محروم نہ ہوں۔ لاہور اور امرتسر کے اشتہارات کی رقوم وصول کرنے کا حق مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو کو دے دیا گیا ہے۔

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۵ھ

اچھوت اقوام میں بیداری اور مسلمانوں کی غفلت شعاری

اہل ہند کی سیاسی بیداری نے اچھوت اقوام میں بھی جو صدیوں کے ظلم و ستم کی وجہ سے اپنے آپ کو انسانیت سے ہی خارج سمجھتی تھیں۔ اپنی ذلت کا احساس پیدا کر دیا ہے اور وہ یہ جدوجہد کر رہی ہیں۔ کہ اس مصیبت کے حصار سے نکل کر جس میں ہندوؤں نے انہیں محبوس کر رکھا ہے۔ ایک ایسی وادی میں آ جائیں۔ جہاں آرام و آسائش اور عزت و آبرو کی زندگی بسر کر سکیں۔

اس کے لئے اچھوت اقوام کے لیڈر مختلف مقامات میں جلسے منعقد کر رہے۔ اور ان میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو بلا کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کس طرح بہترین صورت میں ان کا مقصد و مدعا پورا ہو سکتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں کو دُنیوی ذلت اور ادبار نے کسی تبدیلی کی طرف مائل کیا ہے اس لئے قدرتی طور پر وہ اس طرف زیادہ جھک رہے ہیں۔ جہاں سے انہیں زیادہ دُنیوی آرام و آسائش حاصل کرنے کی امید ہو سکتی یا امید دلائی جا سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مسلمان اس میدان میں دوسری اقوام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ خود عام طور پر مفلوک الحال ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ایک تو ان میں قومی برتری اور جماعتی کامیابی کے لئے قربانی کرنے کا مادہ نہیں۔ دوسرے ان کا محبوب مشغلہ آپس میں دست و گریبان ہونا۔ اور اپنی قومیت کی جڑیں خود کھودنا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس وقت جبکہ اچھوت اقوام جلد سے جلد کوئی فیصلہ کرنے پر تُلی ہوئی ہیں۔ اور وہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو دستگیری کے لئے طلب کر رہی ہیں۔ مسلمان ان کی طرف سے کان بالکل بند کر کے آپس کی جنگ و جدال میں مصروف ہیں۔ اور انہیں اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ اچھوت کہتے کیا ہیں۔ اور کرنا کیا چاہتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں ہندوؤں۔ اور عیسائیوں کو جانے دیجئے۔ کہ یہ لوگ اپنی قوم اور مذہب کی خاطر عظیم الشان قربانیاں کرنے کے عادی۔ اور اپنے پاس کافی مال و دولت اور دوسرے ذرائع رکھتے ہیں۔ پنجاب کی ایک چھوٹی سی سکھ قوم جس سرگرمی کا اظہار کر رہی ہے وہ بھی حیرت انگیز ہے۔

حال ہی میں اچھوت اقوام کے با اثر لیڈر ڈاکٹر امبید کار کا امرتسر آنا۔ سکھوں کی طرف سے اس کا شاندار خیر مقدم کرنا۔ اور اس کا سکھوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا نیز اس موقعہ پر اچھوت اقوام کے کچھ لوگوں کو سکھ بنانا وغیرہ یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ جن سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ سکھوں کی جدوجہد رائیگاں نہیں جا رہی۔ بلکہ کچھ نہ کچھ اس کا نتیجہ نکل رہا ہے۔ جو سکھوں کو اور زیادہ جوش کے ساتھ آگے قدم بڑھانے کی جرأت دلا رہا ہے چنانچہ لکھنو میں اچھوت کانفرنس کے سلسلہ میں جملہ مذاہب کی جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہوا لکھنو کا ایک مسلمان معاصر لکھتا ہے۔

"اس کانفرنس میں شرکت کے لئے پوری سکھ مشنری لکھنو آ رہی ہے۔ امرتسر سے پروفیسر گنگا سنگھ پرنسپل سکھ مشنری کالج۔ سردار تیجا سنگھ جتھہ دار۔ اور گورمکھ سنگھ سکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی یو۔پی سے سردار جگندر سنگھ ممبر اسمبلی۔ سردار اندر سنگھ میونسپل کمشنر کانپور۔ صدر یو۔پی خالصہ دیوان صاحب۔ سکھ کمیٹیوں نے اچھوت کانفرنس کو دعوت دی ہے۔ کہ لکھنو میں جس قدر اچھوت پبلک لیڈران تشریف لائیں گے۔ ان کے لئے تین روز تک لنگر جاری کر دیا جائے گا جس میں ہر قسم کا کھانا مفت تقسیم ہوگا"

یہ اپنے مذہب اور اپنی قوم کے استحکام کے متعلق اس قوم کی جدوجہد ہے۔ جو تعداد کے لحاظ سے بہت قلیل ہے۔ جسے طنز کے طور پر "عجیب قوم" کہا جاتا ہے۔ اور جس کی تحقیر کے لئے عجیب و غریب داستانیں مزے لے لے کر بیان کی جاتی ہیں لیکن کیا ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمان بتا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے بھی اچھوت اقوام کے متعلق کوئی متحدہ۔ اور متفقہ جدوجہد کی۔ انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اور یہ دعوت قبول کرانے کے مناسب ذرائع اختیار کئے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو کیا ان کی یہ غفلت شعاری قابلِ ماتم نہیں ہے اور ان کی یہ بے حسی لائق مذمت نہیں۔

ان میں ایسے لوگوں کی تو کمی نہیں ہے جو مسلمان کہلانے والوں۔ اسلام کی سب سے زیادہ خدمت کرنے والوں اور اسلام کی خاطر ہر موقعہ پر سینہ سپر رہنے والوں کو مسلمانوں سے خارج کر دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ جلسوں میں قرار دادیں منظور کر رہے ہیں۔ اور عوام الناس ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ لیکن ایسا کوئی نظر نہیں آتا۔ جو غیر مسلم کہلانے والوں کو مسلمان کہلانے کے ہی قابل بنا دے۔ یا اس کے لئے کوشش کرتا ہو۔ یا اس کی خواہش ہی رکھتا ہو۔

اس سے خوب ثابت ہو رہا ہے کہ وہ لوگ جو مسلمانوں کے راہ نما اور لیڈر بنے پھرتے ہیں۔ جو جگہ بجگہ یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے غم میں گھلے جا رہے ہیں۔ جو گلا پھاڑ پھاڑ کر اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ اسلام کے وُہی محافظ ہیں۔ وُہ محض خودغرضی اور مطلب پرستی کے بندے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہو رہا ہے۔ کہ اسلام کی محبت اور الفت ان کے دلوں میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں۔ بلکہ وُہ اسلام کے خطرناک دشمن اور دشمنان اسلام کے آلہ کار ہیں۔

ایسے لوگوں کی حقیقت سے مسلمان جس قدر جلد آگاہ ہو جائیں۔ اتنا ہی اچھا ہے تاکہ ان کے دام فریب سے بچ کر اپنے مذہب اور اپنی قوم کے استحکام کے لئے سرگرم عمل ہو سکیں۔ اس وقت تک تو ان احرار پُر اشرار نے مسلمانوں کو اس بری طرح خانہ جنگی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ کہ وُہ کسی دوسری طرف توجہ کر ہی نہیں سکتے۔ اگر اس حالت کو جلد سے جلد بدل نہ دیا گیا۔ تو جہاں مسلمان بے حد کمزور ہو جائیں گے۔ وہاں ہمسایہ اقوام اتنی ترقی کر جائیں گی۔ کہ ان کی گرد کو بھی نہ پا سکیں گے۔

احراری لیڈر کو معافی مانگنے اور حرجانہ ادا کرنے کا نوٹس

احراری لیڈر ہر شریف انسان پر بالکل بیہودہ بے بنیاد اور نہایت ہی ہتک آمیز الزام لگانے میں جس طرح روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اس کے انسداد کا ایک طریق وہ بھی ہے جو شیخ صادق حسن صاحب امرتسری نے اختیار کیا ہے۔ چنانچہ ان کے مشیر قانونی نے امرتسر کے شیخ حسام الدین صدر مجلس استقبالیہ احرار کانفرنس امرتسر کو نوٹس دیا ہے۔ کہ آپ نے ۱۰ مئی کو رات کے دس بجے انجمن پارک میں تقریر کرتے ہوئے احراری جلوس پر تار کول پھینکنے کی تمام تر ذمہ داری کا الزام شیخ صادق حسن اور ان کے بھائی شیخ محمد صادق کے سر تھوپ دیا ہے۔ آپ کا یہ بیان توہین آمیز۔ بلکہ نہایت باطل بے بنیاد اور سوقیانہ ہے۔ اب یا تو ایک ہفتہ کے اندر اندر ان سے غیر مشروط معافی مانگیں۔ اور تین ہزار روپیہ بطور حرجانہ ادا کریں۔ ورنہ دیوانی اور فوجداری مقدمات دائر کئے جائیں گے۔

دیکھئے احرار کونسی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اپنی الزام تراشی کا کوئی ثبوت پیش کرتے ہیں۔ یا...

ڈاکٹر اقبال کی طرف سے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

مسئلہ جہاد اور غیر مسلم حکومتوں کی اطاعت

(۱۰)

توہم کو حقیقت کا جامہ پہنانے کی کوشش

ڈاکٹر اقبال نے اس توہم کو حقیقت ثابت کرنے کے لئے کہ برٹش امپیریل ازم نے مسلمانوں کی جڑیں کھوکھلی کرنے اور ان کے رہے سہے وقار کو خاک میں ملانے کے لئے جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے۔ دوسری دلیل جو پیش کی وہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے جہاد کی روح مسلمانوں کے قلوب سے محو کرنے میں اپنی انتہائی قوت صرف کر دی ہے جس کے نتیجہ میں مسلمان بے دست و پا ہو کر رہ گئے ہیں۔ در اصل یہ انوکھی دلیل اس جذبۂ بے غیرتی اور اس بزدلی اور دون ہمتی پر پردہ ڈالنے کے لئے وضع کی گئی ہے۔ جو ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہمنوا لوگوں پر مسلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ خود ان کے اندر سے قوت عمل مفقود ہو چکی ہے۔ وہ تکاسل۔ جمود۔ بے حسی اور بزدلی کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ روح فاعلی جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں تھی۔ ان سے اسی طرح نکل چکی ہے۔ جیسے کبوتر اپنے گھونسلا سے۔ اس لئے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے اور جہاد کے اس مفہوم کو جسے وہ بیان کرتے ہیں۔ عمل میں نہ لانے کے متعلق یہ بہانہ بناتے ہیں۔ کہ قادیان میں مرزا غلام احمد نامی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ایک شخص ہوئے ہیں۔ انہوں نے چونکہ جہاد کے خلاف تعلیم دی ہے۔ اس لئے اب ہم کچھ نہیں کرتے۔ اور نہ کر سکتے ہیں

کوتاہیٔ عقل کا ثبوت

لیکن کوئی ان عقل کے اندھوں سے پوچھے۔ کہ جب تم بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شدید دشمن ہو تو ان کے کسی ایسے حکم کا جس کے نقائص بیان کرتے ہوئے تمہاری زبانیں نہیں تھکتیں۔ تم پر اثر ہی کیا ہو سکتا ہے۔ اور وہ کیوں تمہارے لئے واجب العمل بن گیا ہے۔ ڈاکٹر سر اقبال یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاد سے لوگوں کو روک کر انہیں بے دست و پا بنا دیا۔ مگر اتنا نہیں سوچتے کہ اگر ایسے بے دست و پا بن سکتے ہیں۔ تو وہی لوگ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو قبول کیا۔ اور آپ کے ارشادات کو اپنے لئے قابل عمل سمجھا۔ لیکن وہ جو آپ کے منکر ہیں۔ آپ کی کسی بات کو قابل تسلیم نہیں سمجھتے۔ وہ کیونکر بے دست و پا بن گئے ان کے ہاتھ پاؤں کسی نے باندھ نہیں رکھے اگر ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہمنوا تلوار کے جہاد کے ایسے ہی شائق ہیں۔ کہ ان کی تلواریں میانوں سے نکلی پڑتی ہیں۔ تو وہ شوق سے اس میدان میں کود دیں۔ اور کفار کو تہ تیغ کر کے مفت بیٹھا کے مجاہدین کہلائیں۔ لیکن اگر وہ تلوار کا نام سن کر کانپنے لگتے ہیں۔ تو یہ بھی کوئی انصاف ہے۔ کہ اپنی بزدلی پر پردہ ڈالنے کے لئے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام تھوپ دیں۔ کہ انہوں نے جہاد سے روک رکھا ہے۔

جہاد کسے کہتے ہیں

سر اقبال جن کے نام کے ساتھ "علامہ" لکھا جاتا ہے۔ ان کے علم میں یہ بات ہونی چاہیئے۔ اور اگر نہیں تو ہمیں افسوس ہے۔ کہ جہاد تلوار سے غیر مسلموں کی گردنیں کاٹنے کا نام نہیں۔ اور اب تو یہ بات اس قدر واضح ہو چکی ہے۔ کہ اخبار کی دنیا میں ہر قوم کی جدوجہد کو جہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کمیونل ایوارڈ کے خلاف جہاد۔ آئین نو کے خلاف جہاد۔ کانگرس کے خلاف جہاد۔ بے پردگی کے خلاف جہاد بیسیوں محاورات استعمال کئے جاتے ہیں۔ حال میں اخبار "ہلال" بمبئی سے جب بعض اشتعال انگیز مضامین کی بنا پر ضمانت طلب کی گئی۔ تو اس نے بھیک کا ٹھیکرا ہاتھ میں لئے جو اعلان کیا۔ اس کا بقلم جلی یہ عنوان رکھا۔ کہ "قادیانیت کے خلاف ہلال کے جہاد کا نیا شاخسانہ" مگر ہر شخص جانتا ہے۔ کہ نہ "ہلال" کے مدیر نے تلوار اٹھا کر احمدیت کے خلاف جہاد کیا۔ اور نہ کبھی اس رنگ میں کانگرس کمیونل ایوارڈ۔ بے پردگی اور آئین نو کے خلاف جہاد کیا جاتا ہے۔ بلکہ ایک منظم مسلسل اور پر زور کوشش کو جہاد کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے؛

احرار کا "افضل ترین جہاد"

یہ نکتہ لوگوں پر اب اس حد تک واضح ہو چکا ہے۔ کہ احرار جو ڈاکٹر اقبال کی طرح جماعت احمدیہ پر یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ اس نے جہاد کو منسوخ کر دیا ان کے "ترجمان" "مجاہد" میں ان کے ڈکٹیٹر چودہری افضل حق نے لکھا۔ کہ

"جان کو جوکھوں میں ڈال کر اور شہرت کو خاک میں ملا کر قوم کو بے سود مہم میں پڑنے سے بچانا۔ افضل ترین جہاد ہے" (۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء صہ ۳)

پھر صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن نے ایک دفعہ کہا۔

"افضل الجہاد اعلائے کلمۃ الحق ہے"۔ (مجاہد ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء)

گویا "افضل الجہاد" اور "افضل ترین جہاد" تلوار لے کر منکرین اسلام پر ٹوٹ پڑنا نہیں۔ بلکہ اعلائے کلمۃ الحق اور مصائب جھیل کر ملت بیضا کی خدمات سر انجام دینا ہے؛

جہاد کی دو قسمیں

اس مفہوم اور مطلب کو پیش نظر رکھ کر جب غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قطعاً اپنی جماعت کو جہاد سے نہیں روکا۔ بلکہ آپ صاف طور پر فرماتے ہیں۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے۔ وہ دو ہیں ایک نماز اور ایک جہاد۔ نماز کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ میں آرزو رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ اور پھر قتل کیا جاؤں۔ اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ اور پھر قتل کیا جاؤں سو اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے۔ کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے"

(مکتوب بنام حضرت میر ناصر نواب صاحب مندرجہ رسالہ درود شریف صلا)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک اسلام میں وہ جہاد بھی ہے۔ جو سامانِ جنگ سے کیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی ہے۔ جو اعلائے کلمۂ اسلام کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ ہاں آپ نے جس وقت یہ تحریر فرمایا۔ اس وقت اس رنگ کے جہاد کا موقعہ تھا۔ کہ مخالفین اسلام کے الزامات کا جواب دیا جائے اسلام کی خوبیاں ظاہر کی جائیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی عالم میں پھیلائی جائے۔ اور یہ جہاد اب بھی جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا۔ "جب تک خدا تعالےٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے" یعنی جب جہاد بالسیف کی شروط پائی گئیں۔ اس وقت وہ بھی فرض ہو جائے گا۔ اس قدر واضح اور کھلے ارشاد کے باوجود ڈاکٹر سر اقبال کا یہ اتہام لگانا کہ جماعت احمدیہ جہاد کی منکر ہے۔ حد درجہ کا جھوٹ اور افترا نہیں تو اور کیا ہے؛

جہاد بالسیف کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ جب سامانِ حرب کے زور سے خدا تعالیٰ کے دین کو مٹانے کی کوشش کی جائے۔ اور خلق اللہ کو جبرًا دینِ حق سے منحرف کیا جائے۔ اور گھروں اور وطنوں سے نکالا جائے تو اس وقت وجب علی المومنین ان یحاربوھم ان یھیجوا علیھم (نور الحق حصہ اول صفحہ ۴۵) مومنوں پر واجب ہوتا ہے۔ کہ ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں۔ گویا حربی جہاد کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے نہ صرف یہ کہ ممانعت نہیں۔ بلکہ جب ضرورت ہو۔ اس وقت حکم ہے۔ کہ اس سے کام لیا جائے۔ ہاں موجودہ زمانہ میں چونکہ وہ شرائط نہیں پائی جاتیں جن کے بعد یہ جہاد واجب ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے کام لینے کی ضرورت نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

والی نظم میں بار بار "اب" کا لفظ استعمال فرمایا اور پھر صاف طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ ؎

عیسیٰ مسیح کر دے گا جنگوں کا التواء

مسلمانوں کی غلط فہمی

درحقیقت مسلمانوں میں سے اکثر اب تک یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ جہاد یہ ہے۔ کہ تلوار لیکر غیر مسلموں کے سر پر کھڑے ہو جائیں۔ اور انہیں کہیں۔ کہ پڑھو کلمہ۔ اگر پڑھ لیں۔ تو چھوڑ دیا جائے ورنہ ان کی گردنیں کاٹ دی جائیں۔ اور چونکہ اس قسم کا عقیدہ اس اسلام کے پاک اصول پر جو "لا اکراہ فی الدین" کا سنہرا اصول دنیا میں پیش کرتا ہے۔ سیاہ داغ ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تردید فرمائی۔ اور بار بار فرمائی۔ نادان مسلمانوں نے اصل بات تو سمجھی نہیں اور جھٹ یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ مرزا صاحب جہاد کے منکر ہیں۔ حالانکہ آپ کی تو ساری عمر جہاد میں گزری۔ آپ جس جہاد کے منکر تھے۔ وہ بالفاظِ صحیح قتل و غارت ہے۔

چنانچہ ایک جگہ آپ وضاحت سے فرماتے ہیں:۔

"جس طرح ایک شکاری ایک ہرن کا کسی بن میں پتہ لگا کر چھپ چھپ کر اس کی طرف جاتا ہے۔ اور آخر موقعہ پا کر بندوق کا فیر کرتا ہے۔ یہی حالات اکثر مولویوں کے ہیں۔ انہوں نے انسانی ہمدردی کے سبق میں سے کبھی ایک حرف بھی نہیں پڑھا۔ بلکہ ان کے نزدیک خواہ نخواہ ایک غافل انسان پر پستول یا بندوق چلا دینا اسلام سمجھا گیا ہے۔ ان میں وہ لوگ کہاں ہیں۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ماریں کھائیں۔ اور صبر کریں۔ کیا خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے۔ کہ ہم خواہ نخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اسے جانتے ہیں۔ اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے۔ غافل پا کر چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ یا بندوق سے اس کا کام تمام کریں۔ کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ جو یہ سکھاتا ہے۔ کہ یونہی بے گناہ۔ بے جرم۔ بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ۔ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔ افسوس کا مقام ہے۔ اور شرم کی جگہ ہے۔ کہ ایک شخص جس سے ہماری کچھ سابق دشمنی نہیں بلکہ روشناسی بھی نہیں۔ وہ کسی دوکان پر اپنے بچوں کے لئے کوئی چیز خرید رہا ہے۔ یا اپنے کسی اور جائز کام میں مشغول ہے۔ اور ہم نے بے وجہ بے تعلق اس پر پستول چلا کر ایک دم میں اس کی بیوی کو بیوہ اور اس کے بچوں کو یتیم اور اس کے گھر کو ماتم کدہ بنا دیا۔ یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے۔ یا کس آیت میں مرقوم ہے۔ کوئی مولوی ہے۔ جو اس کا جواب دے۔ نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے۔ اور پھر اس بہانہ سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے"۔

(رسالہ گورنمنٹ انگریزی۔ اور جہاد صفحہ ۱۱ و ۱۲)

بے جا الزام تراشی

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ڈاکٹر سر اقبال کی یہ الزام تراشی کہ برٹش امپیریل ازم نے اپنی تقویت کے لئے مسلمانوں میں اتنسیخ جہاد کی روح آپ کے ذریعہ پھونکی۔ بہت بڑی غلط بیانی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرعی جہاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں روکا۔ ہاں اس نام نہاد جہاد سے منع کیا ہے۔ جسے مسلمانوں کے تخیلات نے وضع کیا۔ اور جس کا اسلام سے بُعد بعد المشرقین سے بھی زیادہ ہے۔

ڈاکٹر اقبال کونسا جہاد کر رہے ہیں

لیکن اس سے قطع نظر سوال یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر اقبال اور اُن کے ہمنوا خود اسلام کے لئے کونسا جہاد کر رہے ہیں۔ کیا اُن کا وُہی جہاد تو نہیں جس کی طرف معاصر "زمیندار" نے ایک دفعہ ان الفاظ میں اشارہ کیا تھا۔ کہ:۔

"مرغن غذائیں تیار کرنا۔ انہیں کھانا۔ اور ہضم کرنا۔ عمدہ کپڑے پہننا نئے مکانات بنوانا۔ اور انہیں سجانا یہ سب جہاد ہے"۔

"وہ تمام چندوں کی رقم آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ اور اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ یہ سب رقم جہاد پر صرف کر دی گئی۔ لہٰذا اس کا کوئی حساب نہیں دیا جائے گا"۔

(۳۱ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

اگر یہی جہاد ہے۔ تو یہ جہاد سر اقبال اور ان کے ہم نوا احرار کو مبارک ہو۔ ہمیں تو وہ جہاد مرغوب ہے۔ جس میں اپنے جسم و جان کی تمام طاقتیں تقویت اسلام کے لئے صرف کر دی جائیں۔

حکومت انگریزی کی اطاعت اور جماعت احمدیہ

ایک اور عجیب دلیل اپنے اس زعمِ باطل کے ثبوت میں کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ حکومت انگریزی کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے یہ دی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حکومتِ وقت کی اطاعت کی قائل ہے۔ اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی آیت سے انگریزوں کی اطاعت کا استدلال کرتی ہے۔

اس کے متعلق پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ ہرگز صحیح نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اس آیت سے صرف انگریزوں کی اطاعت کا استدلال کرتی ہے۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہر اس حکومت کی اطاعت کا استدلال کرتی ہے۔ جس کے ماتحت کوئی انسان رہتا ہو اگر کوئی چینی حکومت کے ماتحت رہتا ہے۔ تو اس کے لئے حکومتِ چین کی اطاعت ضروری ہے۔ اگر کوئی جاپانی حکومت کے ماتحت رہتا ہے۔ تو اس کے لئے حکومتِ جاپان کی اطاعت ضروری ہے۔ اسی طرح امریکہ میں رہنے والوں کے لئے حکومتِ امریکہ کی۔ حجاز میں رہنے والوں کے لئے حکومتِ حجاز کی اور مصر میں رہنے والوں کے لئے حکومتِ مصر کی اطاعت ضروری ہے۔ گویا انگریزوں کی کوئی تخصیص نہیں۔ کہ سر اقبال کو یہ دُور کی کوڑی لانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

دوسری بات جو قابلِ غور ہے۔ وہ یہ ہے کہ آیا قرآن مجید کی مذکورۃ الصدر آیت سے جماعت احمدیہ کا استدلال درست ہے یا نہیں اگر درست ہو۔ تو پھر ہر معقول پسند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس آیت سے جماعت احمدیہ کا استنباط اور اس پر عملدرآمد قرآن مجید کی ایک کھوئی ہوئی تعلیم کو زندہ کرنے کے مرادف ہے۔ اور اس پر مسلمان کہلانے والوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ نہ کہ رنجیدہ اور کبیدہ خاطر۔

دراصل اسلام کے نزدیک حکومت سے غداری اور بغاوت کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اسلام دنیا کے سامنے جو مایۂ ناز اصل پیش کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئًا ولم یظاھروا علیکم احدًا فاتموا الیھم عھدھم الیٰ مدتھم ان اللہ یحب المتقین یعنی مشرکین میں سے وہ لوگ جن سے تم نے عہد کیا اور پھر انہوں نے نہ اس عہد کو توڑا۔ اور نہ تمہارے خلاف انہوں نے کسی اور کو مدد دی۔ ان سے عہد تم پورے طور پر نبھاؤ۔ اور یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت رکھتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے والوں کو زمرۂ اتقیاء میں شمار کیا اور فرمایا ہے۔ کہ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس عہد کو بھی توڑتا ہے۔ جو اس نے مشرکین کے ساتھ کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی ناراضگی کا موجب بنتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن مجید نے کئی مقامات پر غداری سے بچنے کی مسلمانوں کو تلقین کی ہے۔

ایک جگہ فرماتا ہے والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون۔ یعنی مومنوں کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ امانات اور عہدوں کی محافظت کرتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے مثال نمونہ

اسلام کی یہ تعلیم اس قدر واضح ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نازک سے نازک مواقع پر اس کی پابندی کی۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کفار سے ایک شرط یہ طے پائی تھی۔ کہ اگر ان کا کوئی آدمی مسلمانوں میں آملے۔ تو وہ اسے واپس کر دیں گے۔ لیکن اگر مسلمانوں کا کوئی آدمی کفار میں آجائے تو وہ اسے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ یہ عہد نامہ ہو چکا تھا کہ ایک مسلمان ابوجندل نامی جسے کفار کی طرف سے لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر رکھا گیا تھا۔ اور سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں۔ کسی طرح چھوٹ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ اور درخواست کی کہ مجھے اپنے ساتھ آپ مدینہ میں لے چلیں۔ کفار مجھے سخت اذیتیں دیتے ہیں۔ صحابہؓ نے بھی عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسے ساتھ لے چلنا چاہیئے۔ کیونکہ کفار کے ہاتھوں یہ سخت دکھ اٹھا چکا ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے واپس کر دو ہم عہد نامہ کی رو سے اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔ چنانچہ اسے واپس کر دیا گیا۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے۔ تو وہ پھر چھوٹ کر آپ کے پاس پہونچ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دو کافر بھی اسے لینے کے لئے آگئے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپ نے عہد کیا ہوا ہے۔ کہ ہمارے آدمی واپس کر دیں گے۔ لہٰذا اسے واپس کر دیں۔ آپ نے فرمایا بیشک لے جاؤ میری طرف سے اجازت ہے۔ ابوجندل نے کہا یا رسول اللہ یہ مجھے سخت دکھ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں غداری نہ کروں۔ پس تم ان کے ساتھ واپس چلے جاؤ۔

یہ وہ قرآن کریم کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے۔ جو مسلمانوں کے سامنے ہے۔ اس کی رو سے ضروری ہے۔ کہ عہدوں کو پورا کیا جائے۔ خواہ وہ عہد کسی غیر مسلم فرد یا حکومت سے ہو۔

ممکن ہے ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہمنوا کہہ دیں۔ کہ ہم نے انگریزوں کی اطاعت کا کوئی عہد نہیں کیا۔ مگر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ جواب اپنے اندر کوئی معقولیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ جو شخص کسی گورنمنٹ کے زیر سایہ رہتا۔ اس کی رعایا کہلاتا اور اس کے قوانین کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ زبان سے نہ بھی کہے۔ تو عملی طور پر اس بات کا عہد کرتا ہے کہ اس حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری کروں گا۔ اور اس کے قوانین کی خلاف ورزی سے اجتناب کروں گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص جب اس پر کسی کی طرف سے ظلم ہو۔ حکومت کا دروازہ کھٹکھٹاتا اور اس سے انصاف کا طالب ہوتا ہے۔ یہ امر بتاتا ہے۔ کہ وہ حکومت کے قوانین کا احترام ضروری خیال کرتا ہے۔ ان حالات میں ایک حکومت کے زیر سایہ رہتے ہوئے غداری اختیار کرنا ہرگز کسی شریف انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔

غیر مسلم حکومت کی اطاعت

ڈاکٹر اقبال سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہوگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابہؓ ایک عیسائی حکومت کے ماتحت رہے تھے۔ اور اس کے احکام کی انہوں نے پوری پوری اطاعت کی۔ اگر کافر حکومت کے ماتحت رہنا جائز نہ ہوتا۔ یا اس کی اطاعت ضروری نہ ہوتی۔ تو صحابہ وہاں کیوں رہتے۔ اور کیوں اس کی اطاعت کرتے۔ پھر اس سے قطع نظر ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال اگر انگریزوں کی غلامی کا طوق اپنی گردن سے اتارنے کے ایسے ہی خواہاں ہیں۔ تو سر کا خطاب انہوں نے کیوں سنبھال رکھا ہے۔ کیوں وہ حکومت کے قوانین کی عملی رنگ میں خلاف ورزی کر کے اپنے دعوے کا ثبوت نہیں دیتے۔ یہ بھی کوئی خوبی کی بات ہے کہ حکومت کے قوانین کی اطاعت بھی کریں۔ مگر زبان سے یہ بھی کہتے جائیں۔ کہ انگریزوں کی اطاعت درست نہیں۔

من بمعنی علیٰ

قرآن مجید نے اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کا حکم دے کر جہاں خدا اور اس کے رسولوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ وہاں ہر اس حکومت کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ جس کے ماتحت کوئی انسان رہتا ہو۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس آیت میں منکم کا لفظ آیا ہے۔ اس لئے اس کے معنی یہ ہیں کہ جو حکومت مسلمانوں کی ہو اس کی اطاعت کی جائے۔ ہر حکومت کی فرمانبرداری کی اس میں تعلیم نہیں دی گئی۔ مگر یہ بات بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ عربی زبان میں من بمعنی علیٰ بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۂ زمر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قیامت کے دن جب کفار دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ تو داروغہ جہنم انہیں کہیگا۔ الم یاتکم رسل منکم کیا تم میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے۔ اس آیت میں اگر من کو علیٰ کے معنوں میں نہ لیا جائے۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ نعوذ باللّٰہ کفار سے کہا جائے گا۔ کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی یعنی نعوذ باللّٰہ کفار میں سے کوئی رسول نہیں آیا۔ حالانکہ رسول کفار میں سے نہیں ہوتا۔

پس یہ آیت بتاتی ہے کہ منکم ہم مذہب پر ہی استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ جو کسی پر حکمران بن کر آئے۔ اسے بھی منکم کے لفظ سے خطاب کیا جا سکتا ہے۔ پس متذکرۃ الصدر آیت میں اس حکومت کی اطاعت کی تلقین کی گئی ہے۔ جس کے ماتحت مسلمان رہتے ہوں۔

ڈاکٹر اقبال کا اتہام

ڈاکٹر اقبال جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کی مذہبی تاریخ میں مرزائیت کا کام یہ ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں ان کی سیاسی غلامی کو الہام کی بناء پر حق بجانب ثابت کرے"۔

یہ اعتراض بھی کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ جماعت احمدیہ ملک کی آزادی اور برادران وطن کی فلاح و بہبود کی تگ و دو اور جدوجہد میں کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہی۔ فرق اگر ہماری کوششوں اور دوسروں کی کوششوں میں ہے۔ تو یہ کہ ہم آئینی رنگ میں جدوجہد ضروری سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے جبر و تشدد سے کام لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ گویا اختلاف کسی مقصد و منتہیٰ میں نہیں بلکہ اس مقصد کے حصول کے ذرائع میں ہے۔

آئین کی خلاف ورزی کسی صورت میں جائز نہیں ہے

پس یہ قطعاً صحیح نہیں کہ جماعت احمدیہ ہندوستان کے مسلمانوں کی ابدی غلامی کی خواہاں ہے۔ اور اس غلامی کو الہام الہٰی کی بناء پر حق بجانب ثابت کرتی ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہندوستان میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں اسلامی حکومتوں کے قیام کی خواہاں ہے۔ اور اس تغیر کی وہ الہامات الہٰیہ پر بنیاد رکھتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ قانون شکنی بغاوت اور آئین کی خلاف ورزی کو ایک لعنت یقین کرتی ہے اور سمجھتی ہے کہ جو لوگ آئین کو توڑنے والے ہوں۔ وہ ہرگز اس بات کے اہل نہیں ہو سکتے کہ ان کے ہاتھوں میں کسی وقت حکومت کی باگ ڈور دی جائے۔ بہرحال ڈاکٹر اقبال نے اس موہوم نظریہ کی تائید میں کہ برٹش امپیریلزم نے اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا۔ جو دلائل دیئے ہیں وہ انتہائی طور پر غلط خلاف واقعہ اور خلاف عقل ہیں۔

نظارت بیت المال کا ضروری اعلان

امسال مجلس شاورت پر بقایا سال گزشتہ انفرادی طور پر درج کرنے کے لئے نمائندگان کو ضروری فارم تقسیم کئے گئے تھے۔ کہ انہیں ۲۰؍۴؍۳۶ کے بعد مناسب خانہ پری کر کے ۵؍۵؍۳۶ تک نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ تا اس سلسلہ میں مناسب اطلاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بہم پہونچائی جا سکے۔ یہ فارم بعد ازاں بذریعہ ڈاک بھی جماعتوں کو بھجوا دیئے گئے تھے اور ۸؍۵؍۳۶ کو بذریعہ اخبار الفضل اعلان کر دیا گیا تھا کہ جماعتیں اپنے اپنے بقایا داران کے نام مع رقوم بقایا لکھ کر ۱۵؍۵؍۳۶ تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ مگر اب تک جو فارم بعد خانہ پری جماعتوں سے موصول ہوئے ہیں۔ وہ بہت ہی کم ہیں اس لئے دوبارہ اس اعلان کے ذریعہ جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد بقایا داران کی فہرست بھجوا دیں۔ تا ۲۰؍۵؍۳۶ سے قبل مطلوبہ اطلاع حضرت کے حضور پیش کی جا سکے۔

نوٹ۔ بعض جماعتیں بقایوں کی فہرستوں پر ہی معافی بقایا کے لئے نوٹ کر دیتی ہیں۔ جو خلاف قاعدہ ہے۔ اس لئے ایسے نوٹوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔ جبتک کہ علیحدہ درخواستیں باقاعدہ حسب قواعد مطبوعہ برپشت فارم تشخیص آمد نہ بھجوائیں گے بجٹ میں ترمیم نہیں ہوگی۔

ناظر بیت المال قادیان

بدھ مذہب کے متعلق نہایت اہم اور ضروری معلومات

(جناب صوفی عبدالغفور صاحب بی۔اے احمدی مجاہد مقیم چین کے قلم سے)

(۲)

مہایانہ بدھ مت کی خصوصیات

۱۔ مہایانہ اپنے دائرے کو ایک ہی بدھ کی تعلیم تک محدود نہیں کرتا۔ بلکہ جہاں بھی اور جس رنگ میں بھی سچائی کی روح جلوہ گر ہو۔ اس پر مُہر تصدیق کرتا ہے۔ چنانچہ تمام زمانوں اور تمام مقاموں کے بدھوں کی تعلیم پر مہایانہ یقین رکھتا ہے۔ ہر ایک روحانی پیشوا بلا تفریق ملک وملت مہایانہ بدھوں کے نزدیک دھرم کایہ کے مظہر اور اوتار ہیں۔ مہایانہ کے پیروؤں کے نزدیک سقراط حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کانفیوشس اور سہ ذُتسے سب کے سب بدھ تھے۔ اور دھرم کایہ کے مظہر تھے۔

اس عقیدے کی ایک اور شق بھی ہے۔ جو تمام قباحتوں کی جڑ ہے۔ اس اصل کی رُو سے مہایانہ اوہام پرستی بت پرستی بھوت پرستی غرضیکہ ہر ایک قسم کی مشرکانہ رسوم وعبادات کو جائز بلکہ صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور ان خرافات کو بھی دھرم کایہ کا جلوہ خیال کرتے ہیں۔

۲۔ مہایانہ بدھ مت تمام ذی حس ہستیوں پر نجات کا دروازہ کھولتا ہے۔

۳۔ روحانی ارتقاء کی منزل مہایانہ بدھ مت کے نزدیک ہنایانہ کے مقابلہ میں بہت بلند ہے۔ ہر ایک کو "بدھ" بن جانا چاہیئے۔

۴۔ حیلہ کا اختیار کرنا "بدھی ستوے" جنہوں نے مخلوق کو نجات دلانے کا عہد کر رکھا ہے اپنا مقصد پورا کرنے کی غرض سے مختلف "اپا" کرتے ہیں۔ اور ہر طرح حصول مطلب کیلئے حیلہ جوئی اختیار کرتے ہیں۔ تا کسی طرح مخلوق کو نجات حاصل ہو جائے۔

۵۔ جب ایک شخص "بدھ" بن جاتا ہے تو وہ مہایانہ کے عقائد کے مطابق اپنا جلوہ کائنات کے دس گوشوں میں دکھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک ذی حس کو نجات دلا سکتا ہے

(۶) مہایانہ کے نزدیک جہالت سے پاک کرنے والا اور نجات کا نور بخشنے والا علم تین قسم کا ہے ۱) فریب نظر (۲) نسبتی علم (۳) علم مطلق۔

۷۔ کائنات کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں۔ یہ سب فریب نظر ہے۔ دراصل ایک ہی روح ہے جو طاری وساری ہے۔

۸۔ اخلاقی تربیت کے لئے ان چھ طریقوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ دان۔ اخلاقی تعلیم۔ انکسار۔ ہمت۔ مراقبہ۔ حصول علم۔

۹۔ بدھی ستوا کے مقام تک پہونچنے کے لئے دس مراحل طے کرنے ضروری ہیں۔ اس کے بعد انسان دھرم کایہ کی وحدت میں مل جاتا ہے۔

۱۰۔ دُنیا کی نجات کے لئے بدھ کے بیان کردہ دس اصول کو توڑنا بھی پڑے تو جائز ہے۔ ہنایانہ لوگ جیو ہتیا کو گناہ عظیم سمجھتے ہیں۔ لیکن مہایانہ کے نزدیک اگر حق اور انصاف کا یہی تقاضا ہو۔ اور اسی میں مخلوق کی بھلائی ہو۔ تو جنگ کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

۱۱۔ مہایانہ دنیاوی آلائشوں سے ملوث ہونا ممنوع نہیں قرار دیتے۔ ان کے نزدیک انسان دُنیا میں رہ کر دُنیا داروں کے ساتھ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ مہایانہ پر اس کا عقیدہ پختہ ہو۔ اور مخلوق کو نجات دلانے میں کوشاں رہے۔

۱۲۔ مہایانہ علمی فوقیت کا بھی دعوٰی رکھتے ہیں۔ "بدھی ستوا" علم مطلق کا حامل ہوتا ہے۔ موت اور حیات کی کشمکش سے پاک ہوتا ہے اور نروانہ سے بھی مستغنی۔ طالب ومطلوب ذات وغیر ذات کے جھگڑوں سے بالا ہے اس کا علم حقائق پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا مکان لامکان ہے۔ اس وجہ سے وہ دُنیا میں رہ کر دنیاداری سے مبرا ہوتا ہے۔

۱۳۔ مہایانہ کا ایک مخصوص عقیدہ "تثلیثی" ہے جس کو اصل "ترکایہ" کہتے ہیں۔ پیدائش کی علت اُولیٰ کا نام "دھرم کایہ" ہے۔ "دھرم کایہ" علت ومعلول کی شکل میں جلوہ گر ہے۔ اور اس صورت میں مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے۔ کبھی شیطان کی کبھی کتے کی کبھی سؤر کی اور کبھی انسان کی اور کبھی دیوتا کی غرضیکہ جس طرح انسانوں کی ذہنی حالت تقاضا کرتی ہے۔ اور اس ظہور کا نام "نرمان کایہ" ہے بدھ جو گوتم سکیا منی کی شکل میں ظاہر ہوا وہ اصطلاحاً "نرمان کایہ" تھا۔ تیسری شکل ایک روحانی جسم کی صورت میں ہے۔ مثال کے طور پر "بدھ" کا عنصری جسم کے علاوہ ایک روحانی جسم تصور کیا جاتا ہے۔ وہ نور مجسم ہے اور اس کو کمال تام حاصل ہے۔ اور وہ اصطلاحاً "سمبوگا کایہ" کہلاتا ہے۔

باری تعالےٰ

بدھ مت میں خدا تعالیٰ کا خیال بڑی شدومد سے پایا جاتا ہے۔ اور باریتعالیٰ کے متعلق بڑی دلچسپ بحثیں کی گئی ہیں۔ لیکن جس طرح عرف عام میں ہستی باری تسلیم کی گئی ہے۔ اس سے بدھوں کو چڑ ہے اور عملی صورت میں تو یہ خیال بالکل مفقود ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا بھی کوئی وجود ہے۔ بلکہ بدھ گوتم ہی خدا اور تمام طاقتوں اور برکتوں کا مالک اور سرچشمہ ہے۔ بدھ کے معنی نور ہیں۔ انہی معنوں میں یہ لفظ خدا تعالیٰ کے لئے استعمال کیا گیا۔ جو بعد میں گوتم بدھ کے ساتھ ایسا چسپاں ہوا۔ کہ مترادف ہونے کی وجہ سے "بدھ" گوتم کی ذات ہی رہ گئی۔ اور خدا تعالیٰ پردوں میں نہاں ہو گیا

مہایانہ فلسفیوں کی اصطلاح میں خدا تعالیٰ "دُھرم کایہ" ہے جس کا کوئی ذاتی جسم نہیں۔ جو مختص بالزمان نہیں۔ مختص بالمکان نہیں۔ اور جو تمام کائنات پر خلا کی طرح طاری ہے۔ اور ہر ایک ذی حس اس میں سے ہے اور اس طرح ہر ذی حس "دھرم کایہ" ہے ایک مقید حیثیت میں۔ دھرم کایہ رحم اور محبت اور عقل اور نور کا سرچشمہ ہے۔ اسے کسی سے بغض نہیں۔ اور اس نے عہد کر رکھا ہے۔ کہ ہر ذی حس کو "بدھ" بنا کے رہیگا۔ لیکن بداعمال کی سزا کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ اس کا رحم فقط اس حد تک محدود ہے۔ کہ نیک عمل کو ترقی دیتا ہے۔ صحیح مذہب قائم کرتا ہے۔ اس کی ایک شعاع منور کر سکتی ہے۔ لیکن کرم کا پھل ضرور ملیگا توبہ کا دروازہ خدا کے رحم سے نہیں۔ بلکہ اپنے عمل سے ہی کھلے گا۔

دھرم کایہ کے وجود پر غور کرتے وقت "بدھی ستوا" لوگ اپنے ذہن میں سات صفات تصور کرتے ہیں۔

۱۔ دھرم کایہ کی مطلق اور کامل قدرت جس کا ہر ایک ذی حس ایک ظہور ہے

۲۔ دھرم کایہ کی ابدی کامل صفات

۳۔ دھرم کایہ کا تعصبات سے پاک ہونا

۴۔ دھرم کایہ کی طبعی تحریکات جو اس کے ارادے سے ظہور میں آتی ہیں۔

۵۔ جسمانی اور روحانی نہ ختم ہونے والے برکات دھرم کایہ جن کا مبداٗ ہے۔

۶۔ دھرم کایہ کا ذہنی کمال جس میں طرفداری نہیں پائی جاتی۔

۷۔ وہ کام جو دھرم کایہ نے جانداروں کی نجات کے لئے زمین پر کئے ہیں۔

چونکہ دھرم کایہ محض اپنی مرضی سے تمام صفات ظہور میں لاتا ہے۔ اس کو اس بات کا کامل علم ہے۔ کہ اس کے بندوں کی کیا ضروریات ہیں۔ اور نیز چونکہ اس نے ان کو نجات دینے کا کام اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ اس کا ہر ایک فعل بہبودی کی خاطر ہے۔ اس لئے دعا مانگنا بالکل غیر ضروری ہے۔ اور اس کی تسبیح وحمد بیکار۔

دھرم کایہ کی قدرت کا ظہور عام طور پر ان صورتوں میں ہوتا ہے:۔

۱۔ ان مصیبتوں کو دور کرنے میں جو ہمیں اس زندگی میں پڑتی ہیں۔ لیکن بعض جسمانی دکھوں مثلاً اندھاپن بہرہ پن اور دیوانہ پن کو دُور نہیں کر سکتا۔

۲۔ دھرم کایہ کا بدوں پر تسلط اور غلبہ "بدھ" کے پاس کوئی بد سے بد انسان بھی آجائے۔ کسی نہ کسی نیک کام کے کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۳۔ نجات کے غیر طبعی طریقوں کو نابود کرنے میں

۴۔ ان دکھی دلوں کو اچھا کرنے میں جن کا یہ خیال ہے۔ کہ انسانی رُوح "حیات منفرد" کی مالک ہے۔ اور اسے بقا حاصل ہے۔

۵۔ بدھی ستووں کو بلند ہمت کرنے میں۔

مہایانہ بدھوں کے نزدیک دھرم کایہ اس آخری حقیقت کا نام ہے۔ جو ہر ایک وجود میں منعکس ہے اور جس سے ممکن الوجود موجود ہیں۔ دھرم کایہ کوئی ایسی قوت نہیں جیسے بجلی ہو۔ بلکہ صاحب ارادہ اور صاحب عقل ہے۔ اور بدھوں کی اصطلاح میں نور اور محبت ہے

بدھ مت کے بنیادی اصول

کے عقائد بدھویہ کے مطابق دنیا میں کوئی چیز بغیر ایک علت کے نہیں ہو سکتی۔ اور اس کائنات کا وجود مختلف اسباب اور حالات کا نتیجہ ہونے کے علاوہ خود ایک قوت فاعلہ ہے۔ جو مستقبل پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ یہی کرم ہے۔

کرم کائنات کا حقیقی اصل ہے جس کا عمل علت و معلول کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور بقول گوتم بدھ اس کا اثر دائمی ہے "نہ آسمان میں نہ قعر دریا میں اور نہ پہاڑوں کی اوٹ میں غرضیکہ روئے زمین پر کہیں بھی ایسی جگہ نہیں پائی جاتی۔ جہاں ایک انسان اپنے کرم کے نتیجہ سے محفوظ رہ سکے۔"

جہالت یا مایا

۲۔ بدھ کے نزدیک جنم اور موت کے تمام دکھوں کی جڑ جہالت ہے۔ جہالت سے مراد "تیرے" اور "میرے" کا جھگڑا ہے۔

۳۔ بدھ ازم کے نزدیک ذاتی اعتبار میں نفس یا روح کا کوئی وجود نہیں۔ مختلف حیثیات کے اجتماعی فعل کا نام وجنانہ ہے۔ اور انانی آتما منقش حیثیت سے جس کا ہندومت قائل ہے۔ بدھ مت کے نزدیک کوئی وجود نہیں رکھتی۔ وجنانہ کا دوسرا نام بیداری یا حس ہے۔ جو بعض کرموں کے نتیجے میں پیدا ہوتی۔ اور جب وہ مخصوص کرم طبعی طور پر اپنی قوت تاثر کھو دیں گے۔ اس کی صورت تبدیل شدہ شرائط اور حالات کے ماتحت بدلتی جائے گی۔

خلاء

ہر ایک مقام اور جگہ پر خلا طاری اور ساری ہے۔ کوئی چیز اپنا وجود نہیں رکھتی

نروانہ

۵۔ مہایانہ بدھوں کے عقیدہ کے مطابق جذبات کا فنا کرنا یا دبانا نروانہ نہیں جیسا کہ بعض نے سمجھا ہے۔ بلکہ "من" و "ما" کے غلط خیال اور اس سے پیدا شدہ خواہشات کے مار دینے کا نام نروانہ ہے۔ نروانہ کے دو پہلو ہیں ایک ادفاعی اور دوسرا ایصالی۔ ادفاعی کا دائرہ خواہشات کو مٹانے تک محدود ہے اور ایصالی مخلوق کی ہمدردی کے جذبہ پر مشتمل ہے۔

بدھ نے جہاں خواہشات کو کچل کر نروانہ حاصل کرنے کی تلقین کی۔ وہاں اسی پر بس کر دینا بہت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ان خشک زاہدوں کے متعلق جو دنیا کی آلائشوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ اور ریاضت میں ہی حفاظت طلب کرتے ہیں بدھ کہتا ہے "یہ محبت اور رحم کے ناقابل ہیں کیونکہ نروانہ ہی ان کا واحد مدعا ہو چکی ہے" اور اس خشک زہد کے خلاف بدھ یہ تعلیم دیتا ہے۔ "اپنے ارادے کو مضبوط اور پختہ کر محبت اور ہمدردی کر۔ راحت اور سلامتی پہنچا۔ تیری محبت فضا کی طرح غیر محدود اور تعصبات سے بالاتر ہو۔ نیکی قائم کر نہ اپنی ذات کی خاطر بلکہ مخلوق کی بھلائی کے لئے۔ دوسروں کو بچا اور نجات دلا تا وہ صراط عظیم کا شعور پائیں"

معلوم ہوتا ہے بدھ ازم کا یہ نظریہ جہالت نور اور گناہ کے متعلق سوال کو حل کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ جہالت بدھ ازم میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور بدھ مت کے نزدیک یہ ایک ناگزیر حالت ہے۔ جہالت کا ہونا کوئی عیب کی بات نہیں۔ بلکہ جہالت سے بے خبر رہنا اور متاثر ہونا گناہ کی بات ہے۔

کرم کا سوال

کرم کا سوال بہت پیچیدہ ہے۔ ایک عمل جب سرزد ہو جائے تو اس کا اثر زائل نہیں ہوتا۔ کرم دراصل اس طاقت کا نام ہے جو ایک فعل یا ارادے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اعمال اور خیالات کی دنیا پر اثر پذیر رہتی ہے۔ اور بقول بدھ سینکڑوں ہزاروں زمانے گذرنے پر بھی ضروری شرائط پیدا ہو جائیں تو بار آور ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ کرم کا اثر بدھوں کے نزدیک فاعل تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ بھی ضروری نہیں کہ فاعل کی شخصیت قائم رہے اگر کرم کا اثر فاعل پر نہ پڑے۔ تو اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد بلکہ تمام مخلوق پر پڑے گا خواہ کتنے ہی بعید عرصے کے بعد اس کا ظہور ہو۔ اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا موجودہ سوشل اور اقتصادی نظام کے نقائص جو عام مخلوق کی مصیبت روز افزوں کا موجب بن رہے۔ کرم کے نتائج ہیں۔ اس پر بدھ ازم اپنے پہلے اصل کی قائم کردہ عمارت کو اپنے ہاتھوں ہی منہدم کر دیتا ہے۔ بدھ ازم کے نزدیک کرم کا اثر محض اخلاقی دائرے تک محدود ہے۔ اور سوشل اور اقتصادی نظام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کا لازمی طور پر یہ نتیجہ ہے۔ کہ بدھ ازم دنیا کی موجودہ الجھنوں میں انسان کی رہنمائی کرنے سے دست برداری کا اعلان کرتا ہے۔

فریب نظر

کرم کا اثر ضروری نہیں کہ فاعل پر ہی پڑے کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ اس کا اثر فاعل پر ہی پڑے گا۔ تو اس سے شخصی روح کا وجود بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ عقیدہ بدھ ازم کی تعلیم کے متضاد ہے۔ بدیں وجہ بدھ ازم اس بات پر زور دیتا ہے کہ کرم بذات خود ایک طاقت ہے۔ جو ایک بار مناسب شرائط کے مہیا ہونے پر پیدا ہوئی۔ اب اس کا اثر لازوال اور وسیع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخلص پیرو اس اصل کی بنا پر اپنے نیک اعمال عام مخلوق کے نام منتقل کرتے رہتے ہیں چنانچہ وہ اکثر کسی کتاب یا رسالے کے خاتمے پر اس قسم یا اس مطلب کے الفاظ لکھتے ہیں۔ "میری آرزو ہے کہ اس تصنیف کی تمام خوبیاں ہمیشہ قائم رہیں اور ان کا اثر ہمہ گیر ہو اور یہ روز افزوں ہوں۔ اور نور اور برکت میں ترقی پائیں۔"

جہاں بدھ ازم انانیت کی بیخ کنی کے بلند بانگ دعاوی کرتا ہے۔ اور اس مدعا کے حصول کے لئے طرح طرح کی مشقتیں اور ریاضتیں تجویز کرتا ہے۔ وہاں اس قسم کی انانیت سے لبریز آرزوئیں "جو مخلصین" کے دل میں پیدا ہوتی ہیں اور ایسے الفاظ کا جامہ پہنتی ہیں۔ ان تمام ریاضتوں اور حیلوں کو محض فریب نظر ہی ثابت کرتی ہیں۔

اس عقیدے کی ایک اور خرابی یہ ہے کہ اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ناگزیر اور اٹل ہے۔ اس کے مقابل پر "بدھ ازم" والے ایک اور سراب دکھاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ برے کرموں کے مقابل پر اچھے کرموں پر زور دیا جائے۔ تا نیک کرم کی اجتماعی قوت میں اضافہ ہو۔ اور عاقبت الامر کائنات کی بہبودی ہو لیکن جب اس بات کو دیکھا جائے۔ کہ شخصیت کا قائم رہنا ضروری نہیں۔ کیونکہ شخصی روح کا کوئی وجود نہیں۔ تو پھر کسی کو کیا مصیبت پڑی ہے۔ کہ وہ بد اعمال سے یا ان کے اثر سے بچنے کے لئے صدیوں کی ریاضت میں ناحق مبتلا رہے۔ خصوصاً جب کہ آسمان سے رحم کا ایک قطرہ بھی اس کی خشک سالی میں نہیں برسے گا۔ یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر شخصی روح کوئی وجود نہیں رکھتی۔ تو وہ کیا چیز ہے جس کے لئے نجات کی ضرورت ہے۔ اس کے جواب میں مفسرین اور معذرت خواہوں نے طول طویل اور پیچ در پیچ تشریحیں لکھی ہیں۔ اور روح کے ذاتی وجود کا انکار کرتے ہوئے روح کی بجائے نہایت مبہم اصطلاحات تراشی ہیں۔ جن میں کہیں تو روح مختلف حیثیات کے مجموعے کا نام ہے۔ اور کہیں دہرم کا یعنی علت اول کا ایک جزو قرار دی گئی ہے۔ جو "مایا" کے پردوں میں سرگرداں ہے۔ اور جس کو کہیں "بدھی" بھی کہا گیا ہے۔ جو "مایا" کا پردہ اٹھنے پر دہرم کی وحدت میں فنا ہو جاتی ہے

تمام نیک کرموں کا مجسم نتیجہ "بدھ" ہے اور اس کے مقابل پر تمام بد اعمال کا مجسم نتیجہ "دیودتہ" یا "پہلا تفرقہ پرداز" ہے۔ ان دونوں میں جنگ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصطلاح میں رحمٰن اور شیطان کی جنگ کہا گیا ہے۔

احرار کی شرارتوں کے متعلق

حکام ضلع گورداسپور کو قبل از وقت اطلاع

۱۵ مئی۔ کونشنل لیگ انٹوال ضلع گورداسپور کا جلسہ ہوا۔ جس میں ذیل کی قرارداد پاس کی گئی

مولوی گوہر دین ناظم جلسہ در ک ضلع گورداسپور نے گذشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ کرنے کے لئے ۵-۶-۷ جون ۱۹۳۶ء کی تاریخیں مقرر کر کے اشتہار شائع کر دئے ہیں۔ ان کے اشتہارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے از راہ شرارت گذشتہ سال کی طرح بعض احراری ملانوں کو مدعو کیا ہے۔ جو کہ حسب معمول اپنی اوباشانہ تقاریر میں احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلائیں گے۔ اور فساد کرانے کی کوشش کریں گے۔ جس سے احمدیوں کی جان و مال کا خطرہ ہے۔ ہم حکام متعلقہ کی خدمت میں پر زور گذارش کرتے ہیں۔ اگر گذشتہ سال کی طرح احراریوں نے زبان درازی کی۔ تو خطرناک صورت حالات کا پیدا ہونا یقینی ہوگا جس کی ذمہ داری یا تو حکام متعلقہ پر ہوگی یا ناظم جلسہ پر۔

(۲) اس کارروائی کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور۔ پریذیڈنٹ صاحب نیشنل لیگ قادیان اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

سیکرٹری نیشنل لیگ انٹوال ضلع گورداسپور

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت

بعض دفعہ احباب سوال کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں کیوں داخل کرائیں۔ جبکہ ان کے اپنے شہر یا اس کے قریب کوئی ہائی سکول موجود ہے۔ ایسے احباب کی واقفیت کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بعض خوبیاں درج کرکے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان بھیجکر ممنون فرمائینگے۔

اول۔ اس سکول ہذا کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے صرف اس لئے رکھی ہے۔ تا موجودہ الحاد اور بے دینی کے عالم میں احباب جماعت کی اولاد مضرت رساں اثرات سے محفوظ رہکر ایک ایسی فضا میں پرورش پائے۔ جو بوجہ روحانی فیوض اور برکات کے قادیان کے لئے مخصوص ہوچکی ہے۔ پس اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرانے سے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کی تکمیل میں ممد ثابت ہونگے۔ اور اس طرح ثواب کے مستحق ٹھیریں گے۔

دوم۔ سکول ہذا جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی وساطت سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر نگرانی کے ماتحت ہے۔ اور حضور از راہ شفقت مختلف مواقع پر سکول کے طلباء کے لئے ہدایات جاری فرماتے رہتے ہیں۔ حضور کی اس ذاتی توجہ سے مستفیض ہونے کے علاوہ جو طلباء یہاں سکونت رکھتے ہیں۔ وہ قادیان کی مذہبی اور خوش کن فضا سے پوری طرح استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کے اندر ایک ایسی قومی روح پیدا ہوجاتی ہے۔ جس کا معرض وجود میں آنا دور حاضرہ میں نہایت ضروری ہے۔ طلباء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے درس قرآن، خطبات اور دیگر تقاریر میں شامل ہو کر دینی اور اخلاقی لحاظ سے ترقی کرتے اور دیگر بزرگان سلسلہ کی صحبت سے مستفیض ہو کر ایسے رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ جو ہر لحاظ سے قابل قدر اور باعث فخر ہے۔

سوم۔ اس امر کا ثبوت کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ذاتی طور پر سکول کے کام میں دلچسپی لیتے بلکہ خود اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ حضور نے تحریک جدید کی سکیم کے ماتحت بورڈنگ ہاؤس کی نگرانی اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اور حضور گزشتہ سال کئی مرتبہ طلباء سے گفتگو کرکے انہیں ایک رنگ میں اپنے شاگردی میں داخل فرما چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب حضور کی توجہ کے ماتحت بورڈرز کی تعداد ایک سو بیس کے قریب ہے اور اس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح سکول کے جملہ طلباء کی مجموعی تعداد سات سو بیس کے قریب ہے۔ جو آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی توجہ کے طفیل سکول ترقی کر رہا ہے۔

چہارم۔ سکول ہذا میں دینیات کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اور دینیات میں فیل ہونے والے طلباء کو ترقی نہیں دی جاتی یہی وجہ ہے۔ کہ سکول ہذا کے طلبا مذہبی مسائل سے کافی واقفیت رکھتے ہیں۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے دینیات میں دلچسپی بڑھانے کی غرض سے بہترین طلباء کو انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اور دینیات کا کورس پورا کرنے کے بعد اس میں کامیاب ہونے والوں کو نظارت مذکورہ کی طرف سے اسناد بھی عطا کی جاتی ہیں۔

پنجم۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقاریر سے متاثر ہوکر اور قادیان کی فضا سے مستفیض ہوکر طلباء اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ مذہبی میدان میں تقریریں کرسکیں۔ اور مذہبی مسائل پر اپنی عمر اور تعلیم کے مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر گفتگو کرسکیں۔ چنانچہ طلبا نے اساتذہ کی نگرانی میں "یوم التبلیغ" "یوم تحریک جدید" اور یوم سیرت النبیؐ کی تقاریب پر کامیاب لیکچر دیئے۔

ششم۔ صرف یہی نہیں۔ کہ دینی اور روحانی رنگ میں طلباء یہاں رہ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ یہ امر مزید خوشی کا موجب ہے۔ کہ سکول ہذا دنیوی تعلیم کے لحاظ سے بھی کسی سکول سے کم نہیں۔ بلکہ یونیورسٹی نتائج کے لحاظ سے بہترین سکولوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ پانچ سال سے میٹریکولیشن کا نتیجہ اکہتر ۷۱ فیصدی سے لے کر بانوے ۹۲ فیصدی تک رہا۔

ہفتم۔ طلباء کو صرف کتابوں کی تعلیم تک ہی محدود نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ ان کو ہر میدان میں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ چنانچہ ان کے لئے سکول میں ادبی، معاشرتی اور سوشل سوسائٹیاں مقرر ہیں۔ قوت گویائی پیدا کرنے اور تقریروں کی مشق کرانے کے لئے ایک ڈیبیٹنگ کلب بھی ہے۔ جس نے یہاں تک ترقی کی ہے۔ کہ اس کے ممبر نہ صرف سکول کے طلباء کا تقریر کے میدان میں مقابلہ کرسکتے ہیں۔ بلکہ کالج کے طلباء کے پہلو بہ پہلو کامیابی سے تقریریں کرکے ناموری حاصل کرسکتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال دو کالجوں کے طلباء کے ساتھ نہایت کامیابی کے ساتھ انگریزی زبان میں مختلف علمی مسائل پر مناظرہ کیا گیا۔ اور یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ سکول ہذا ہی کا ایک طالب علم دونوں مرتبہ اول رہا۔

ہشتم۔ کھیل کے میدان میں بھی خداتعالےٰ کے فضل سے اس سکول کے طلبا کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ طلباء ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں شامل ہوکر ناموری حاصل کرتے ہیں۔ گزشتہ سال تقریباً نصف سے زیادہ انعامات حاصل کئے جو ضلع بھر کے لئے مقرر تھے۔ اور امسال انفرادی طور پر متعدد طلباء نے کامیابی اور ناموری حاصل کی ہے جو ہر لحاظ سے باعث افتخار ہے۔

نہم۔ سکول کے طلبا اور اساتذہ کے کام کے متعلق صرف ہماری ہی یہ رائے نہیں کہ ان کا کام نہایت اچھا اور تسلی بخش ہے۔ اور وہ تعلیمی لحاظ سے اس فرض کو پورا کر رہے ہیں۔ جو ان پر عاید ہوتا ہے۔ بلکہ خود انسپکٹر آف سکولز کے معائنہ کی رپورٹ اس امر پر روشنی ڈال رہی ہے۔ کہ اساتذہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں۔ اور اپنے فرائض کو احسن طور پر سرانجام دے رہے ہیں۔

چنانچہ انہوں نے لکھا۔

بورڈنگ ہاؤس میں کھانے کا انتظام نہایت تسلی بخش ہے۔ نگرانی نہایت Efficient ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کافی وسیع ہے۔ اور روشنی اور ہوا کا کافی انتظام ہے ہوسٹل میں بجلی کی روشنی موجود ہے۔

سکول کے رجسٹرات نہایت باقاعدگی سے رکھے ہوئے ہیں۔ حساب۔ کتاب۔ سکول کا نظم، انتظام اور ضبط نہایت تسلی بخش ہے۔ ڈرل اور ورزش کے انتظام کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کھیلوں کا انتظام نہایت اعلیٰ ہے۔ کھیل کے میدان کافی ہیں۔ اور اچھی طرح رکھے ہوئے ہیں۔ ایک ہی وقت میں آٹھ ٹیموں کے کھیلنے کے لئے انتظام موجود ہے سکول میں فرنیچر اور سائنس روم میں سائنس کا سامان ضروریات کے مطابق ہے۔ سکول نے کھیل کے میدان میں کافی ناموری حاصل کی ہے۔ اور مولوی محمد الدین صاحب ایک تجربکار ہیڈ ماسٹر ہیں۔ جو طلباء سکول ہذا کی بہتری اور بہبودی کے لئے ذاتی طور پر نہایت دلچسپی اور جانفشانی سے کوشاں ہیں۔"

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو اس سکول میں جلد سے جلد داخل کرائیں۔

(ایم۔ آئی۔ ایس۔ قادیان)

انجمن احمدیہ خدام الاسلام کے ٹریکٹ

بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ٹریکٹ "دہی ہمارا کرشن" کو جو کہ انجمن احمدیہ خدام الاسلام کے ٹریکٹوں کے دور جدید کا پہلا ٹریکٹ ہے ماہ مارچ ۳۶ء کا ٹریکٹ سمجھا ہے۔ اس لئے انہیں خیال پیدا ہوگیا۔ کہ ماہ اپریل کا ٹریکٹ شائع نہیں ہوا۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ خیال درست نہیں۔ اگرچہ یوم التبلیغ کی وجہ سے وہ ٹریکٹ اخیر مارچ میں شائع کیا گیا۔ لیکن در اصل وہ ممبروں کے لئے ماہ اپریل کا ٹریکٹ تھا۔ کیونکہ اس انجمن کا دور جدید ماہ اپریل سے ہی شروع ہوا ہے۔ اب ماہ مئی کا ٹریکٹ شائع ہونیوالا ہے۔ جو غالباً آٹھ صفحہ کا ہونیکے باعث دو ماہ مئی اور جون کا ہوگا۔ آئندہ ہر انگریزی ماہ کی پہلی تاریخ کو ٹریکٹ طبع ہوا کرینگے۔ انشاءاللہ تمام ممبر آگاہ رہیں۔ دہی ہمارا کرشن کا ہندی ترجمہ پریس کی مشکلات کے باعث اب چھپ سکا ہے۔ جن۔۔۔۔ دوستوں کو درکار ہو۔ ایک روپیہ سینکڑہ کے حساب سے منگوا سکتے ہیں۔ نیز درخواست ہے۔ کہ احباب اس انجمن کے ممبر بن کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (خاکسار ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری سیکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام۔ قادیان)

پارلیمنٹ آف ریلیجنز کے اجلاس بمبئی میں مولوی محمد یار صاحب عارف کی تقریر

شری رام کرشنا مشن بمبئی نے ۷، ۸، ۹ مئی ۱۹۳۶ء کو بمقام بمبئی ایک پارلیمنٹ آف ریلیجنز کا انعقاد کیا۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں پر تقاریر کرنے کا موقع دیا گیا۔ جماعت احمدیہ بمبئی نے بھی اپنے نمائندہ کے لئے وقت مقرر کرایا۔ اور پارلیمنٹ مذکور کے اجلاس مورخہ ۹ مئی میں جو بمبئی یونیورسٹی کانووکیشن ہال میں بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے انگریزی میں اسلام پر تقریر کی۔ مسٹر ایم۔ آر۔ جیاکار۔ بار ایٹ لاء اجلاس کے صدر تھے۔ مولانا عارف صاحب سے قبل۔ زرتشتی۔ یہودی۔ عیسائی۔ جین۔ بدھ اور بہائی وغیرہ اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقاریر کر چکے تھے۔ مگر افسوس کہ بمبئی ایسے بڑے شہر میں اسلام کی خوبیوں کو غیر مسلموں کے سامنے بیان کرنے والا کوئی نہ آیا۔ ہاں ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل اندھیری کالج کو جو بمبئی کے باشندے نہیں مختصر سی تقریر کے لئے وقت دیا گیا۔

مولوی محمد یار صاحب عارف نے اسلام کو احمدیہ نکتۂ نظر سے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ایک مسلمان اس بات کا قائل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر طبقہ اور ہر خطۂ زمین میں اپنے مامور بھیجے ہیں تا وہ لوگوں کی روحانی اصلاح کریں۔ اس تعلیم کے پیش نظر ایک مسلمان تمام مذاہب کے پیشواؤں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادے یقین کرتا ہے انسانی رواداری۔ صلح جوئی اور ہمدردی کی یہ بنیادی تعلیم صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے اسلام اور اسلام میں احمدیت دنیا کی ابتدا سے لے کر موجودہ وقت تک کے تمام ماموروں پر ایمان رکھتی ہے۔ چنانچہ سب سے آخری شرعی نبی حضرت رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوئے ہیں۔ جن کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا مامور بھیجا۔ جو گو کوئی نیا شرعی قانون نہیں لایا۔ لیکن بھولی ہوئی دنیا کو پھر صحیح رستے پر ڈالنے کے لئے پنجاب میں بمقام قادیان حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں ظاہر ہوا۔ آپ ان تمام پیشگوئیوں کے حامل اور انہیں پورا کرنے والے ہیں۔ جو ہر مذہب میں آخری زمانہ کے مصلح کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں جن کو اسلام اور اسلامی امور میں ایک اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شاخیں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور دنیا کے ہر خطے اور ہر ملک میں احمدی مسلم پائے جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ مذکور کا انعقاد کرنے والے کارکنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مولوی محمد یار صاحب عارف نے مسلم و غیر مسلم سامعین (جن کی تعداد ہزار سے زیادہ تھی) کی چیئرز کے درمیان اپنی تقریر ختم کی۔

اجلاس کے اختتام پر صاحب صدر مسٹر جیاکار نے اپنی تقریر میں مولانا عارف صاحب کی تقریر پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج ہمیں کئی ایسی باتوں کا علم ہوا ہے۔ جو اس سے پہلے ہمیں معلوم نہیں تھیں۔ احمدیہ کمیونٹی کے فاضل لیکچرار نے اسلام کی جس تعلیم کو پیش کیا ہے۔ اسی کی اس وقت تمام دنیا کو ضرورت ہے۔ یعنی باہمی رواداری اور مذہبی اختلافات کو برداشت کرنا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ایک ایسی پارلیمنٹ کی مستقل طور پر تشکیل کی جا سکے۔ اور پبلک نہایت شریفانہ طور پر ایک دوسرے کے مذہبی خیالات سنے اور اس سے فائدہ اٹھائے (نامہ نگار)

تلاش سلطان احمد نومسلم جو پہلے قادیان میں میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کے پاس ملازم تھا کچھ عرصہ سے مفقود الخبر ہے اگر کسی دوست

سرگودہا میں احرار کی خفت

۱۸ جون۔ سرگودہا میں مجلس احرار ایک تبلیغی کانفرنس کرنے والی ہے۔ جس کی تیاری ابھی سے شروع کر دی ہے۔ چند دن ہوئے ایک لمبا چوڑہ پوسٹر شائع کیا۔ جس میں دو درجن مقررین کے نام لکھ ڈالے۔ اسی ضمن میں آج ۱۷ کی درمیانی شب جلسہ کرنے کا اعلان کیا۔ جتنی خفت اور سبکی اس جلسہ سے احرار کو ہوئی۔ اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ احرار کی اصل پوزیشن لوگوں پر واضح ہو چکی ہے۔ اور لوگ اس بات کو تاڑ گئے ہیں۔ کہ احرار کا کام گالیاں دے کر دوسروں کی پگڑیاں اچھالنا اور صرف اپنے تنور شکم کے لئے سامان مہیا کرنا ہے۔

احرار نے ڈھنڈورہ پٹوائی۔ کہ ساڑھے نو بجے رات گول چوک میں جلسہ ہوگا۔ مگر دس بجے تک کوئی آدمی نہ آیا۔ صرف سٹیج لگی تھی۔ مگر اسے بھی رات کی سیاہی نے چھپا رکھا تھا۔ سوا دس بجے گیس روشن ہوا۔ اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس پر احرار کی ناکامی آنسو بہا رہی تھی۔ اول تو خیر سے صدر ہی کوئی نہ تھا۔ پھر اس بھاری جلسہ کے لئے بھرے شہر سے جو مقرر ہاتھ لگا۔ وہ مسجد کا ایک طالب علم تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ اسلام کی اس واحد نمائندہ جماعت کے "مواعظ حسنہ" سے مستفیض ہونے کے لئے شہر کی گنجان آبادی سے صرف تیس چالیس آدمی حاضر ہوئے۔ وہ بھی کچھ گھاس منڈی کے مزدور۔ کچھ ساتھ والی دودھ کی دکان کے گاہک اور کچھ گول چوک کے ہمسائے تیلی۔ مقرر صاحب نے آتے ہی فرمایا۔ "وائے بر حال مسلمانان۔ حاضری کو دیکھ کر میں جلسہ کی غرض بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو دل کھول کر کوسا۔

اس کے بعد عبداللہ بساطی فروش سیکرٹری احرار کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اور بھی زیادہ سخت الفاظ میں مسلمانوں کو کوسا۔ کہ تم میں غیرت اور شرم بھی نہیں رہی۔ جس مقصد کے لئے یہ جلسہ کیا گیا ہے۔ وہ حاضری کی کمی کی وجہ سے ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ مگر دوسرے ہی فقرہ میں یہ بھی کہہ دیا۔ کہ کانفرنس کے لئے رضا کاروں اور روپیوں کی ضرورت ہے لیکن جب رضا کاروں میں نام لکھانے کے لئے کہا گیا۔ تو کسی نے بھی نہ لکھایا۔ اور حاضرین کھسکنے لگے۔ اس پر اپنی خفت کو چھپانے کے لئے یہ اعلان کر دیا گیا۔ کہ کل دفتر میں آ کر نام لکھوانا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ احرار کی ذلت کے سامان سرگودہا میں بھی مکمل ہونے جا رہے ہیں (نامہ نگار از سرگودہا)

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تے پیچش۔ وردپسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بےچراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بےاولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر لعلہ روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ اس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضلِ خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت مع محصولڈاک عہ مرف۔

میجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

امراضِ پوشیدہ اور امراضِ دیرینہ

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقۂ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ مختلف علاج اور انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنایئے۔ انجکشن سے مرض خطرناک صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پاویں۔ تو میرا تعارف کرا دیجئے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھاتے ہیں اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کریں مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے دہکتا ہوا بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی عہ دو روپیہ۔ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی و سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت۔

میجر

ہسٹیریا کا مکمل علاج

رئیس الاطباء طبیب حاذق علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی ایل ایچ ایم ایس میڈیکل سرجن بخیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ جگر معدہ اور اعصاب کو تقویت دیتی ہیں۔ اختلاج القلب کابوس اور مراق میں ازبس مفید ہیں فی شیشی للعہ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر ایسٹ اینڈ ویسٹ میڈیسن کمپنی جوہر بلڈنگ کٹڑہ شیر سنگھ امرت سر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۸ مئی - آج صبح لاہور میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا - جب کہ تین مسلح سکھوں نے لنڈا بازار میں دو مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ کر کے انہیں شدید طور پر مضروب کیا - حملہ آور گرفتار ہو چکے ہیں۔

یافہ ۱۸ مئی - مصر اور دیگر مقامات سے برطانوی فوج فلسطین پہنچ گئی ہے - گذشتہ فسادات میں چار سو چھپن اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے - فلسطین کی مجلس آئین ساز میں عرب ۷۰ فیصدی نشستوں کا مطالبہ کرتے ہیں اور ان کا مطالبہ ہے کہ آئندہ فلسطین میں یہودیوں کو داخل نہ ہونے دیا جائے۔

ٹوکیو ۱۸ مئی - حکومت جاپان چین میں اقتدار حاصل کرنے کے لئے ضروری سمجھتی ہے کہ چین کی قومی حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے - چنانچہ حکومت جاپان نے اس مہم کو شروع کرنے کے لئے ایک لاکھ فوج شمالی چین میں جمع کر دی ہے - جنگ کے امکانات لحظہ بہ لحظہ زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔

بیروت ۱۸ مئی - قائدین شام اور حکومت فرانس کے درمیان جو گفتگوئے معاہدت شروع ہے - اس کا کوئی نتیجہ نکلتا معلوم نہیں ہوتا - کیونکہ شامی قائدین اس مطالبہ پر مصر ہیں - کہ شام سے فرانسیسی فوجیں ہٹا لی جائیں اور شام کی آزادی کامل کا اعلان کیا جائے۔ لیکن حکومت فرانس شام سے اپنی فوجیں ہٹا لینے پر آمادہ نہیں - شام کی تمام سیاسی جماعتیں متحد ہو گئی ہیں - اور ایک لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے - اگر شام کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو فسادات اور شدید ہڑتالیں شروع ہو جائینگے۔

بمبئی ۱۸ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ لکھنؤ کانگرس میں سوشلسٹ جماعت اور کانگرس میں جو اختلافات رونما ہو گئے تھے - انہوں نے نازک صورت اختیار کر لی ہے - کانگرسی حلقوں میں یہ افواہ پھیل رہی ہے - کہ ان اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے - سردار پٹیل بابو راجندر پرشاد اور دیگر کانگرسی لیڈر کانگرس سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

لنڈن ۱۸ مئی - ایم سی سی اور ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے درمیان جو کرکٹ کا میچ ہو رہا ہے - اس میں ہندوستانی ٹیم کے تمام کھلاڑی صرف ۸۵ رنز کر کے آؤٹ ہو گئے۔

حیفا ۱۹ مئی - عرب مظاہرین پر پولیس نے آج پھر گولی چلائی - جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص مجروح ہوئے - شہر میں فوج تعینات کر دی گئی ہے۔

پٹیالہ ۱۸ مئی - مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے اس افواہ کی پرزور تردید کی ہے - کہ چونکہ مہاراجہ صاحب نے فیڈریشن میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے اس لئے انہیں گدی سے اتار دیا جائے گا - اور چھ لاکھ روپیہ سالانہ پنشن دی جائے گی۔

لاہور ۱۸ مئی - چوہدری افضل حق پر امرتسر میں کول تار پھینکے جانے کے سلسلہ میں شیخ حسام الدین احراری نے احرار کانفرنس کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے شیخ صادق حسن صاحب سابق ایم ایل اے اور ان کے بھائی شیخ محمد صادق صاحب ایم ایل سی کو اس حادثہ کا ذمہ وار ٹھہرایا تھا - اس پر شیخ صادق حسن صاحب نے ایڈووکیٹ کی معرفت نوٹس بھیجا ہے کہ حسام الدین ایک ہفتہ کے اندر اندر غیر مشروط طور پر معافی مانگ کر معافی نامہ اخبارات میں شائع کرائے - اور تین ہزار روپیہ ہرجانہ دے - جو خیراتی کاموں میں صرف کیا جائے گا ورنہ اس کے خلاف دیوانی اور فوجداری مقدمات جاری کئے جائیں گے۔

برلن ۱۸ مئی - نازیوں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے وزیر جنگ نے اعلان کیا - کہ گذشتہ بارہ سالوں میں ہمارے ساتھ بے شمار ناانصافیاں کی گئی ہیں ہم ان کا انتقام لیں گے - ہماری نو آبادیات چھین لی گئی ہیں جنہیں ہم حاصل کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں - غاصب سلطنتوں کو ہمارے مقبوضات شرافت و دیانت سے واپس کر دینے چاہئیں - ورنہ جرمنی انہیں نوک شمشیر حاصل کرنے میں حق بجانب ہوگا۔

لاپاز (بولیویا) ۱۸ مئی - فوج نے بغیر کشت و خون کے سابقہ حکومت کو توڑ کر نئی حکومت قائم کر لی ہے - جس کا جرمن لیفٹیننٹ کرنل بش کو لیڈر اور کرنل ٹورو کو پریذیڈنٹ نامزد کر دیا جائے گا۔

پیرس ۱۸ مئی - ہز ہائی نس سر آغا خان کے فرزند شہزادہ علی خان کا نکاح ایک فرانسیسی خاتون میڈم لوئل گوئی نس کے ساتھ پیرس کی مسجد میں پڑھا گیا۔

ادیس ابابا ۱۸ مئی - حبشہ میں نیوزی لینڈ کے عیسائی مشنریوں کی حفاظت کے متعلق سخت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے - عیسائی مشنری دو عورتیں ہیں - جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے - کہ قزاقوں نے ان کے گھروں کا محاصرہ کیا ہوا ہے - لیکن وہ جھاڑیوں میں کہیں چھپی ہوئی ہیں - اور انہیں ہر لحظہ ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

بمبئی ۱۸ مئی - بمبئی کے مزدوروں کے ایک نمائندہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے پروگرام کی وضاحت کی - پروگرام اگرچہ ملک کے مطلق العنانہ طرز عمل کے علی الرغم ہندوستانیوں کے شہری حقوق کی حفاظت کے لئے مجلس تحفظ حقوق شہریت قائم کرنے پر مشتمل ہے۔

دہلی ۱۸ مئی - رائٹر ایجنسی کا نامہ نگار لنڈن سے اطلاع دیتا ہے کہ پنجاب کی آئندہ گورنرشپ کے لئے سر ایچ ڈی کریک کے تقرر کا بھاری امکان ہے۔

شملہ ۱۸ مئی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سر بی این مترا ہائی کمشنر ہند متعینہ لنڈن ۲۰ جون کو ریٹائر ہو جائیں گے - اور سر فیروز خان نون غالباً ۲۰ جون کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز عازم لنڈن ہونگے - اور یکم جولائی سے چارج لے لیں گے۔

کراچی ۱۸ مئی - سندھ کے دیہاتی لوگوں کو زراعت صفائی - اور تعلیم وغیرہ کے امور سے آگاہ کرنے کے لئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے کہ ۲۰۰ ریڈیو سیٹ نصب کئے جائیں - یہ سکیم ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے مکمل ہوگی۔

علیگڑھ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے - کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں جدید سال شروع ہونے پر متعدد اصلاحات کی جائیں گی - زنانہ انٹرمیڈیٹ کالج کو ڈگری کالج بنانے کی تجویز پر غور کیا جائیگا - اور نصاب تعلیم میں بھی تبدیلیاں کی جائیں گی۔

لنڈن ۱۸ مئی - روزنامہ "ٹائمز" کا نامہ نگار مخصوص رقمطراز ہے - کہ پیرس کے ایک اخبار کے نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں مسولینی نے اس امر کا اظہار کیا کہ حبشہ پر اطالوی قبضہ مکمل ہو چکا ہے - اور اطالوی تسلط ناقابل تنسیخ ہے - اگر کوئی حکومت اس کے راستہ میں مزاحم ہوئی تو حکومت اطالیہ سخت ترین مقابلہ کے لئے تیار ہوگی - اس کی وجہ یہ ہے - کہ سلطنت اطالیہ اور اس کی جانباز فوجوں نے حبشہ کو اپنے خون سے خریدا ہے۔

بیت المقدس ۱۸ مئی - فلسطین کے متعدد شہروں سے فسادات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں - ان شہروں میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے - عربوں کی ہڑتالی کمیٹی نے اجتماعی سول نافرمانی کا آغاز کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی - اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم یروشلم لکھتا ہے - کہ برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے عربوں کو پیشکش کی گئی ہے - کہ اگر ہڑتال ختم کر دی جائے تو برطانوی گورنمنٹ فلسطین کی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے شاہی کمیشن بھیجے گی - نامہ نگار لکھتا ہے - کہ عربوں کو کمیشن کی تحقیقات پر یقین نہیں - کیونکہ پہلے کمیشنوں کی سفارشات کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔

الہ آباد ۱۸ مئی - مجلس تحفظ حقوق شہریت کے قیام کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک مکتوب مسٹر وزیر حسن کو لکھا تھا - کہ وہ ایسی مجالس کے قیام کے سلسلہ میں کانگرس کا ساتھ دیں - اس مکتوب کا جواب دیتے ہوئے مسٹر وزیر حسن نے پنڈت جواہر لال نہرو کو لکھا ہے - کہ میں آپ کی اس تجویز کا خیر مقدم کرتا ہوں میرے خیال میں تحفظ حقوق شہریت آزادی ہند کے سلسلہ میں اہم ترین مسئلہ ہے۔

امرتسر ۱۸ مئی - گیہوں حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی - گھوڑ حاضر ۲ روپے - سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ - اور چاندی دیسی ۵۱ روپے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی